بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

فقہِ اسلامی، قرآن و سنت کی صحت مندانہ تشریح اور مستند تعبیر کا دوسرا نام ہے۔ کچھ عرصہ سے بعض لوگ جمہور امتِ مسلمہ کے اس شاندار علمی ذخیرے اور قیمتی سرمائے سے اعتماد اٹھانے کی خاطر گہری سازشوں میں مصروف ہیں۔ وہ کبھی تو کتبِ فقہ کی عبارات میں قطع و برید کر کے فقہ کو ہدفِ تنقید بناتے ہیں اور کبھی سیاق و سباق سے کلام کو ہٹا کر سادہ لوح مسلمانوں کو اس سے متنفر کرنے کی کوشش کرتے ہیں، کبھی تو عمداً عبارت کے مفہوم کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں اور کبھی عبارت کو کما حقہ نہ سمجھنے کی وجہ سے اعتراض کر ڈالتے ہیں۔ وہ آئے دن فقہِ اسلامی کی کتب میں موجود مرجوح، متروک، شاذ اور غیر مفتی بہا اقوال لوگوں میں پھیلا کر اپنے مذموم مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

قابلِ غور بات ہے کہ کیا قرآنِ مجید کی مستند اور جامع تفاسیر میں متواتر قرائتوں کے علاوہ شاذ اور متروک قرائتیں درج نہیں؟ کیا ان چند شاذ قرائتوں کی وجہ سے متواتر قرائتوں کو بھی غیر معتبر سمجھ کر چھوڑ دیا جائے گا؟ یا ایسی قرائتوں کو بھی قرآن کہہ کر قرآنِ مجید کو موردِ اعتراضات بنایا جائے گا؟

کیا کتبِ حدیث شریف میں متواتر، مشہور اور آحاد احادیث کے علاوہ ضعیف، شاذ بلکہ موضوع روایات تک درج نہیں؟ کیا ان شواذ، ضِعاف، اور موضوعات کی وجہ سے تمام ذخیرہ حدیث کو ہی غیر معتبر و غیر مستند سمجھا جائے گا؟

کیا ان شواذ، ضِعاف اور موضوعات کو سنتِ رسول ﷺ قرار دے کر سنت کی اہمیت کو کم کیا جا سکتا ہے؟

اگر ایسا نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر کتبِ فقہ کے شاذ، مرجوح، متروک اور غیر مفتی بہا اقوال کو آڑے ہاتھوں کیوں لیا جاتا ہے؟ صرف انہی کو سامنے رکھ کر فقہ کے قابلِ فخر سرمائے کو غیر مستند کیوں قرار دیا جاتا ہے؟ ایسے متروک، مرجوح اور غیر مفتی بہا اقوال کو فقہی مذہب کا نام کیوں کر دیا جا سکتا ہے؟

جب شاذ اور متروک قرائتیں قرآن نہیں اور موضوع اور شاذ روایات سنت نہیں، تو متروک و غیر مفتی بہا اقوال بھی فقہی مذہب نہیں بلکہ فقہی مذہب صرف ان مسائل کا نام ہے جو احناف یا دیگر مذاہبِ فقہ کے پیروکاروں میں عملاً متواتر ہیں اور مفتی بہا ہیں، چنانچہ متروک اور غیر مفتی بہا اقوال کو فقہی مذہب قرار نہیں دیا جا سکتا۔

آج جو روش بعض معاندینِ فقہِ اسلامی نے فقہ کے خلاف اختیار کر لی ہے بعینہ وہی روش کچھ لوگوں نے حدیث کے خلاف اختیار کی اور چند موضوع روایات اور شواذ سامنے رکھ کر پورے ذخیرہ حدیث اور کتبِ حدیث شریف کو نشانہ بنایا گیا۔ جس طرح حدیث کے بارے میں منفی طرزِ عمل امت مسلمہ کے لئے نہایت خطرناک اور مہلک ہے ایسے ہی فقہ کے بارے میں منفی طرزِ عمل اسلام پر ایک سازشی ٹولہ کا بھرپور حملہ ہے، ایسے میں خاموش رہنا اور فقہِ اسلامی کا تحریر و تقریر کے ذریعہ دفاع نہ کرنا جرم ہے۔

فقہاءِ کرام نے لوگوں کی آسانی کے لئے مسائل کی بعض فرضی صورتیں بھی بیان کیں اور ان کا حل بھی تجویز کیا ان کا یہ مقصد نہیں تھا کہ ان کی بیان کردہ صورتیں لازماً واقع کی جائیں بلکہ ان کا مقصد یہ تھا کہ اگر یہ صورتیں وقوع پذیر ہو جائیں تو پھر ان کا شرعی حل کیا ہو گا؟ منکرینِ فقہ نے ایسی صورتوں کو فقہی احکام ظاہر کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی حالانکہ فقہی احکام اور چیز ہیں اور فرضی صورتوں کا معاملہ دوسرا ہے۔ تاہم فرضی صورتیں یا فقہی احکام امتِ مسلمہ کو مسائل میں الجھانے کے لئے نہیں بلکہ افرادِ امت کو دینی معاملات میں درپیش الجھنوں کو سلجھانے کے لئے مرتب کئے گئے ہیں۔ اور یہ احکام خیر القرون کے اسلافِ امت نے بڑی عرق ریزی اور جگر کاوی سے قرآن و سنت ہی سے اخذ کر کے قانونی زبان میں بیان کر دئے ہیں۔ چنانچہ فقہِ اسلامی پر اس قسم کے بودے اعتراضات کی کوئی حیثیت نہیں، مجلہ فقہِ اسلامی آئندہ شمارہ سے ایک سلسلہ شروع کر رہا ہے جس میں فقہ پر، مخالفین فقہ کے اعتراضات کے جوابات پیش کئے جائیں گے۔ ربِ کریم فقہِ اسلامی کے دفاع کا فریضہ ہمیں حسن و خوبی انجام دینے کی توفیق مرحمت فرمائے (آمین بجاہ سید المرسلین علیہ و علی آلہ اطیب التحیات واعطر التسلیم)

محمد اشرف آصف جلالی ۔ نور احمد شاہتاز

فقہ القرآن

خطبۂ شعیبؑ

وَلَاتَنقُصُوا المِکیَالَ وَالمِیزَانَ انی اَرٰکُمۡ بِخَیرٍ
وانی اَخَافُ عَلَیۡکُم عَذَابَ یَوۡمٍ مُحیۡط (۵)

ہر قوم اپنے مخصوص حالات اور ماحول کی وجہ سے مخصوص اخلاقی کمزوریوں میں مبتلا ہوتی ہے۔ اہلِ مدین کیونکہ ایک بین الاقوامی تجارتی منڈی میں آباد تھے اور کاروبار میں بڑی مہارت رکھتے تھے اس لئے ان میں وہی کمزوریاں پوری شدت سے رونما ہوئیں جو عام طور پر اس ماحول کی پیداوار ہوتی ہیں ۔ناپ تول میں خیانت' لیتے وقت زیادہ ناپنا اور زیادہ تولنا اور دیتے وقت کم ناپنا اور کم تولنا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے اسی حرکت سے انہیں باز رہنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت شعیب علیہ السلام کو حسنِ خطابت کی وجہ سے خطیب الانبیاء کہا جاتا ہے۔ آپ کا یہ خطبہ جو ان آیات میں مذکور ہے کتنا حکیمانہ اور مدلل ہے۔ پہلے فرمایا کہ ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو کیونکہ یہ گھٹیا حرکت تو وہ کرتے ہیں جو غریب اور نادار ہوں لیکن انی ارٰاکم بخیر یعنی تمہاری مالی حالت تو بہت بہتر ہے تم آسودہ حال ہو' کاروبار بڑے عروج پر ہے اتنے متمول ہونے کے باوجود تمہارا ان رذیل ہتھکنڈوں کو استعمال کرنا تمہاری شان کے شایاں نہیں۔ کس عمدہ طریقہ سے انہیں شرم دلائی جارہی ہے اور اس فعل سے انہیں روکا جارہا ہے غیرت وحمیت کو مہمیز لگانے کے ساتھ یہ بھی تنبیہ کردی کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ تم اس چابکدستی سے ڈنڈی مارتے ہو کہ تم لوگوں کی سادہ لوحی اور ناتجربہ کاری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نفع کمالو اور تھوڑی سی مدت میں امیر کبیر بن جاؤ اور تمہارا خیال ہے کہ اگر تم نے بہت دولت اکٹھی کرلی تو امن وسلامتی اور راحت و شادمانی کا دور دورہ ہوگا۔ لیکن تمہارا یہ خیال درست نہیں۔ناجائز معاشی استحصال کا نتیجہ ہمیشہ برا ہوتا ہے اس سے آخر کار فتنہ وفساد کی آگ بھڑکتی ہے۔ وہی لوگ جو آج تمہارے کمزور اور بے زبان نظر آرہے ہیں اور جن کے متعلق تمہارا یہ نظریہ ہے کہ ان کے جسم سے جتنا بھی خون نکال لیا جائے یہ اف تک نہیں کریں گے۔ان میں تو احتجاج کی سکت